بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷ | جمعرات ۱۷ شوال ۱۴۰۳ھ ۲۸ وفا ۱۳۶۲ ہش ۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کرنے والے کا اپنا کردار اخلاق کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہونا چاہیے

اِس اصول کے بغیر تبلیغ کا کوئی پروگرام کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا

ہماری ہر وقت یہ دعا اور کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا مولیٰ ہمیں تکبر اور بدظنی سے بچائے

جماعت احمدیہ کشمیر سری نگر کی آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

ماہ اگست ۱۹۸۳ء میں جماعت احمدیہ کشمیر کے زیر اہتمام سری نگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو اہم پیغام ارسال فرمایا۔ وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جان سے پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگست کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کشمیر سری نگر میں آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کے انعقاد کی خبر سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ الحمد للہ کہ علاوہ ازیں بھی وادی کے مختلف مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

خدا تعالیٰ جماعت کے اس پروگرام کو ہر طرح کامیاب فرمائے۔ کانفرنس اور جلسے بہت بابرکت ثابت ہوں۔ ان میں شامل ہونے والے ہمارے رب کی رحمتوں اور اس کے فضلوں میں حصہ دار بنیں۔

آپ نے خواہش کی ہے کہ میں اس موقع پر کوئی پیغام دوں۔ میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی تبلیغی پروگرام اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک تبلیغ کرنے والے اور حق کی طرف بلانے والے کا اپنا کردار اخلاق کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہ ہو۔

پس جب آپ حق کی تبلیغ کا بیڑا اٹھا رہے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفوس میں ایک پاک تبدیلی پیدا کریں۔ بُرے اخلاق اور بُری باتوں کو چھوڑ کر اخلاقِ فاضلہ اور اچھی عادات اپنے اندر پیدا کریں۔ یاد رکھیں میں یہاں بیٹھا براہِ راست آپ کی نگرانی نہیں کر سکتا۔ لیکن ہمارا خدا ہر آن آپ کے اعمال پر نظر رکھ رہا ہے اور دلوں کے بھید سے بھی واقف ہے۔

دو باتیں جن کی طرف آج میں خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں ان میں سے ایک تکبر ہے اور دوسرے بدظنی۔ دونوں برائیاں ایسی ہیں جن کے متعلق ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بار بار متنبہ کیا ہے۔ چنانچہ تکبر کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۷ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر میں فرق ہے لیکن ٹانگوں میں درد ہے اور طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

• مکرم الحاج رائے عزیز الرحمان صاحب منگلا مولوی فاضل مبلغ سلسلہ ضلع سرگودھا کچھ عرصہ سے بے خوابی اور کثرت بول کی وجہ سے علیل اور زیر علاج ہیں۔ جملہ قارئین الفضل سے مؤدبانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم دیرینہ خادم سلسلہ کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمتِ اسلام بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

• مکرم چوہدری محمد نصر اللہ خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر کراچی (جو کہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر لاہور کے برادر اکبر ہیں) کا دل کا اپریشن لندن میں یکم اگست ۱۹۸۳ء کو ہوگا۔

احباب جماعت سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی التجا ہے۔

(عبد المالک - دار الذکر - لاہور)

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب ۳۱ جولائی کو صبح ۹ بجے منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ خطاب فرمائیں گے

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے جملہ طلباء اور طالبات اور اساتذہ و منتظمین اور دیگر سب احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی تقسیم انعامات اور اختتام کی تقریب انشاء اللہ مورخہ ۳۱ جولائی بروز اتوار مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ نوازش خطاب فرمائیں گے۔

طالبات کے لئے تقسیم انعامات کی تقریب مسجد اقصیٰ کے جنوبی حصہ میں قناتوں کے پیچھے ۷½ بجے صبح شروع ہو کر ۹ بجے تک رہے گی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترمہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم فرمائیں گی۔ عین ۹ بجے طلباء کے لئے تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوگی اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طالبات سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔

تمام طالبات اور خواتین سے درخواست ہے کہ وہ پابندیٔ وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے انشاء اللہ صبح ۷½ بجے مسجد اقصیٰ میں پہنچ جائیں۔

اسی طرح جملہ طلباء اور دیگر احباب عین ۹ بجے اس تقریب میں شریک ہوں۔ تمام احباب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں اور نظم و ضبط کے پیش نظر موقع پر موجود کارکنوں سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

(محمد شفیع اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ شوال ۱۴۰۳ھ

۲۸ وفا ۱۳۶۲ ہش

روحانی مسرتوں سے مالا مال کرنیوالی ہماری انقلاب آفریں عید

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عید الفطر غیر معمولی روحانی مسرتیں اپنے جلو میں لے کر آئی اور اس نے ہمیں ایک نئے رنگ میں ان مسرتوں سے اس طرح مالا مال کر دکھایا کہ یہ ہمارے لئے ایک انقلاب آفریں عید ثابت ہوئے بغیر نہ رہی۔ اس نے ہمیں یاد دہانی کے رنگ میں عید منانے کا وہ دائمی اسلوب عطا کیا جو اسلام نے سکھایا ہے اور جو ایک حد تک ماند پڑنے لگا تھا۔

اوّل تو یہ عید ایک فیصلہ کن رمضان کے بعد آئی تھی یعنی برکتوں اور رحمتوں سے بھرپور معمور ایک ایسے رمضان کے بعد آئی تھی جسے احباب جماعت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص تحریک پر روزے رکھنے کے علاوہ راتوں کو اپنے رب کریم کے حضور سجدہ ریز ہو کر کمال تضرع اور گریہ و زاری سے اُس سے اُس کی معجزانہ تائید و نصرت طلب کرنے میں گزارا تھا رمضان کے اس تمام عرصہ میں کیا مرد اور کیا عورتیں، کیا بوڑھے اور کیا بچے، جملہ افرادِ جماعت اسلام کے ساری دنیا میں جلد غالب آنے اور جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کا فیصلہ کن نظارہ جلد منصۂ شہود پر آنے کے لئے دردمندانہ دعائیں کرتے رہے۔ پورے ایک ماہ تک جاری رہنے والے اس مجاہدہ کی پاک تاثیرات کے نتیجہ میں دلوں پر روحانی کیف و سرور کی عجیب کیفیت طاری تھی۔ اس حال میں آنے والی عید اس روحانی کیف و سرور کو قزوں سے قزوں تر کرنے کا کیوں موجب نہ ہوتی۔ ہر دل اس یقین سے پُر تھا کہ یہ عید بحمد اللہ تعالیٰ ان کی شبانہ روز عبادتوں اور دعاؤں کی قبولیت کی بشارت لے کر آئی ہے اور انشاء اللہ العزیز یہ غلبۂ حق کی اس عالمی سطح پر منائی جانے والی بین الاقوامی عید کے حق میں ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوگی جو حسب وعدۂ الٰہی نوعِ انسانی کو دینِ واحد پر جمع کر دکھائیگی۔

دوسرے عید کے روز نمازِ عید پڑھانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو معرکہ آراء خطبہ ارشاد فرمایا اس نے خاص نوعیت کی روحانی مسرتوں کا ایک نیا دروازہ اس شان سے کھولا کہ مسرتیں احباب جماعت کی طرف ایک سیلاب کی صورت میں بڑھتی چلی آئیں اور کمال جذب و شوق کے زیر اثر آگے بڑھ بڑھ کر وہ ان مسرتوں سے اس طرح ہم آغوش ہوئے کہ مسرتوں میں غرق ہو کر وہ ایک اور ہی عالم میں جا پہنچے۔ انہوں نے عید تحیر ایک نئے انداز سے منائی۔ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانا پینا اور ایک دوسرے کے ساتھ خوشیوں کا تبادلہ کرنا انہیں یاد نہ رہا وہ گھروں سے نکل کھڑے ہوئے کہیں جمع ہو کر اجتماعی عید منانے کے لئے نہیں بلکہ فرداً فرداً اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں پہنچ کر ان میں خوشیاں تقسیم کرنے انہیں تحفے دینے اور ان سے دعاؤں کے تحفے قبول کرنے کی خاطر۔ یہ ایک عجیب روح پرور عید تھی جس نے امیروں اور غریبوں سب کو ایسا خوشیوں سے معمور کیا کہ ان کے انگ انگ سے ہی نہیں روئیں روئیں سے خوشیاں پھوٹنے لگیں۔

ذی استطاعت احباب کیوں نہ گھروں سے نکل کھڑے ہوتے جبکہ حضور ایدہ اللہ نے خطبۂ عید الفطر میں عید کے تعلق میں اسلام کا ایک نہایت اہم حکم یاد دلا کر انہیں ایک نئے انداز سے عید منانے کی تلقین فرمائی تھی۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں"۔

قرآنی تعلیم کی روشنی میں اس طرح عید منانے کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالنے اور اس بارہ میں تفصیلی ہدایات دینے کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے۔ کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابلہ میں ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہونگے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے۔ کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں۔ ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے، نہ اُن نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ اُن نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آ کر وہ روئیں گے خدا کے حضور۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اُن آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہا لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے"۔

حضور کا یہ خطبۂ عید صور اسرافیل سے کم نہ تھا۔ اس نے احباب کے دلوں کو ایسا جھنجھوڑا کہ ان کے ہر ذرۂ وجود کو ہلا کر رکھ دیا۔ ادھر حضور کی زیر ہدایت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدہ داروں نے عید سے متعلق حضور کی اس تازہ ہدایت کو ٹیلیفون کالوں کے ذریعہ ملک بھر کی تمام بڑی بڑی جماعتوں تک پہنچا دیا اس طرح حضور کی یہ ہدایت برقی رَو کی طرح پورے ملک کی جماعتوں میں آناً فاناً پھیل گئی۔

اس کا یہ اثر ہوا کہ نہ صرف ربوہ میں بلکہ ملک بھر کے احمدیوں نے اس مرتبہ بالکل ایک نئے انداز سے عید منائی اور اس کثرت سے اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جا کر اس کثرت سے دعاؤں اور تحائف کی شکل میں مسرتیں بانٹیں اور اس طرح روحانی مسرتوں کا باہم تبادلہ کیا کہ سارا دن مسرتیں لٹتیں رہیں اور مسرتوں کی ایک لوٹ مچی رہی۔

اس ضمن میں احباب جماعت کی طرف سے روحانی تجارب پر مشتمل ایسی خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں کہ جنہیں پڑھ کر روحوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ہم ان رپورٹوں کو حسبِ حیثیت شائع کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں تاکہ قارئین بھی ایک دوسرے کے روحانی تجارب سے مستفیض ہو سکیں۔ الغرض اس عید الفطر کے مبارک موقع پر ہمیں عید منانے کا وہ دائمی اسلوب اپنانے کی غیر معمولی توفیق ملی ہے جو اسلام نے سکھایا ہے اور جیسا کہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔ یہ وہ عید ہے جو محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عید ہے جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے اور بلاشبہ یہ وہ عید ہے جو اللہ تعالیٰ فضل خاص کے طور پر اپنے مومن بندوں کو عطا کیا کرتا ہے۔

ایک نہایت ضروری اعلان

جو دوست فضل عمر ہسپتال کیلئے امدادی رقوم مثلاً امداد نادار مریضاں و تعمیر ہسپتال یا کسی اور قسم کی امدادی رقم یا عطیہ بھجوانا چاہیں ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسی جملہ رقوم (مع تفصیل) فضل عمر ہسپتال کی بجائے مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔ تاکیدی گذارش ہے

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جماعتیں متوجہ ہوں

کیا آپ کی جماعت کے طلباء و طالبات نے اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو دے دی ہے۔ اگر نہیں تو طلباء و طالبات کو ہدایت کریں کہ وہ فوری طور پر نتیجہ کی اطلاع مرکز میں بھجوائیں!

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر جذبۂ خدمت خلق سے عید الفطر منانے کی روداد

میری زندگی کی ناقابلِ فراموش عید

(1)

ربوہ سے ایک دوست لکھتے ہیں:۔

اپنے پیارے آقا کا خطبہ عید الفطر سن کر میں نے مصمم ارادہ کر لیا کہ میں بھی اپنے سے کم حیثیت بھائیوں کے ہاں عید مبارک کہنے جاؤں گا۔ نماز عید سے فارغ ہو کر مسجد اقصیٰ سے باہر آیا اور اپنی اہلیہ سے بات کی۔ وہ بھی پہلے سے تیار تھیں۔ ہم ایک عزیز کے گھر دوپہر کے کھانے پر مدعو تھے۔ وہاں جانے سے پہلے میں عید پڑھنے کے فوراً بعد صدر محلہ کے گھر گیا تاکہ غرباء کے گھروں کا پتہ کر سکوں۔ دل میں پہلی بار یہ خجالت پیدا ہوئی کہ اپنے محلے میں کسی مستحق غریب کے گھر کا بھی علم نہیں۔ صدر محلہ ابھی گھر واپس نہیں پہنچے تھے۔ لہذا سوچا کہ پہلے اپنے عزیزوں کے گھر جا کر ان سے دو تین گھنٹے کے لئے معذرت کر آئیں چنانچہ اپنے عزیزوں سے جا کر ملے۔ عید مبارک کا ہنگامہ برپا ہوا۔ بڑوں سے عیدی لینے بلکہ چھیننے کا طوفان بپا ہوا۔ بچے، بڑے، مرد و عورتیں نئے برق کپڑے پہنے پھر رہے تھے۔ گھر والوں نے بہت کچھ پکایا تھا۔ سب کھا رہے تھے۔ میرا تخیل انواع و اقسام کی نعمتیں کھاتے کھاتے اپنے ان غریب بھائیوں کی طرف چلا گیا۔ میں نے اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔ میں نے سوچا میرے غریب بھائیوں کے گھروں میں بھی کیا عید ایسی ہی خوشیاں لاتی ہے؟ یہ سوال ذہن میں آیا تو دل پریشانیوں میں گھر گیا!!

ہم میاں بیوی عزیزوں سے عید مل کر جلد فارغ ہوئے اور صدر محلہ کے گھر کا رخ کیا۔ وہ اپنے گھر پر ہی تھے اور منتظر تھے کہ جو لوگ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے آئیں ان کی رہنمائی کی جائے۔

انہوں نے بتایا کہ ایک گھر تو آپ کے گھر کے بالکل ساتھ سڑک کے پار ہے۔ میں نے ذہن پر زور دیا کون سا گھر؟ ذہن میں ایک اجاڑ خالی سے کمرے کے سوا کوئی جگہ نہ آئی۔ صدر محلہ اسی گھر کا محلِ وقوع بتا رہے تھے۔

"مگر وہ گھر تو خالی ہے"۔ میں نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔

"وہ گھر اجاڑ ہی معلوم ہوتا ہے پچھلی طرف دروازہ ہے۔ دروازہ بھی کہاں ہے ٹاٹ سا لٹکا ہوا ہے۔ اس گھر میں میاں بیوی پانچ بچوں سمیت رہتے ہیں"۔ صدر صاحب نے کہا۔ پھر انہوں نے ایک اور گھر بتایا جہاں ایک بیوہ چھ بچوں کے ساتھ رہتی ہے۔ اور ہم میاں بیوی اپنے گھر واپس آئے۔ بیگم نے گھر کے ٹرنکوں کو کھنگالنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں کپڑوں کے کئی اچھے کارآمد ٹکڑے، ایک دو کھلونے، ایک ان سلا زنانہ جوڑا اور کئی ایسی چیزیں نکل آئیں جو بیگم نے سنبھال کر کسی مناسب وقت کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ ہم نے یہ طے کیا تھا کہ عید کے تحفے کے طور پر کوئی پرانی یا معمولی چیز نہیں دینی بلکہ کارآمد اور اچھی چیزیں دینی ہیں۔ بیگم نے دو گھروں کے حساب سے ان سب چیزوں کو علیحدہ علیحدہ کیا۔ پھر ہم بازار گئے۔ ایک ایک کلو مٹھائی کے دو ڈبے لئے اور واپس گھر آ کر عید کے تحفوں کا ایک حصہ ساتھ لیا اور چل پڑے۔ دل میں عجیب سا حجاب بھی تھا۔ خوشی بھی تھی۔ پہلے گھر پہنچے۔ دروازہ ہی کوئی نہ تھا کہ دستک دیتے۔ چند منٹ سوچا۔ پھر میری بیگم اندر داخل ہوئیں۔ چند منٹ کے بعد واپس آئیں اور مجھے کہا کہ گھر میں مرد کوئی نہیں ہے اس لئے آپ جائیں اور تھوڑی دیر کے بعد آئیں۔ بیگم نے گھر کے بچوں کو عیدی دی، تحفے دیئے، مٹھائی دی۔ بچوں کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ بچوں کی والدہ دعائیں دیتی نہ تھکتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد میں گیا۔ میری بیگم باہر نکلیں تو سارا گھر انہیں الوداع کہنے آیا۔ یہ دیکھ کر میری آنکھیں نم ہو گئیں کہ بیشتر بچوں کے پاؤں میں جوتی نہیں تھی اور وہ اس شدید گرمی میں بار بار اپنے پاؤں بدل رہے تھے۔ بیگم نے بتایا کہ گھر میں پنکھا بھی نہیں تھا۔

اس کے بعد ہم دوسرے گھر گئے۔ یہاں ایک بیوہ رہتی ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ اگر یہاں بھی کوئی مرد نہ ہوا تو سارا ثواب تو میری بیگم لے گئیں۔ بجلی کی طرح سے ایک خیال میرے ذہن میں آیا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ اگر یہاں بھی کوئی مرد نہ ہوا تو بچوں کو باہر بھیج دینا۔ میں اپنے موٹر سائیکل پر انہیں "جھونٹے" دوں گا اور بازار لے جا کر ٹھنڈی بوتل پلواؤں گا۔ چنانچہ بیگم گھر کے اندر گئیں اور تھوڑی دیر کے بعد مجھے بھی بلوایا گیا۔ ایک کمرے کا گھر، وہی بیڈ روم، وہی کچن، وہی سب کچھ۔ گھر کی خستہ حالی گھر کا نقشہ پکار پکار کر بیان کر رہی تھی۔ خاتونِ خانہ ایک طرف ہو کر بیٹھی تھیں۔ ان کی زبان سے دعاؤں کی ایک قطار بندھی تھی جس کو سن سن کر میں شرمندہ ہو رہا تھا۔ میں بچوں سے ملا۔ ان کو سینے سے لگا کر عید کی مبارکباد دی اور دو بچوں کو ساتھ لے کر موٹر سائیکل کی سواری کی پیشکش کی۔ بچے تو یہ سن کر اچھل پڑے۔ میں نے دونوں کو جن میں سے ایک لڑکا چھ سال کا تھا دوسری لڑکی سات سال کی تھی بٹھایا اور نکل کھڑا ہوا۔ بازار کا ایک چکر لگایا۔ بچی کہنے لگی ایک چکر اور لگائیں۔ میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ میرے آقا ایدہ اللہ نے آج مجھے کیسی انوکھی خوشی میں حصہ لینے کا موقع عطا کیا تھا۔ بازار کا ایک اور چکر لگایا۔ ایک جگہ رک کر دونوں بچوں کو کھلونے لے کر دیئے۔ واپس آتے ہوئے دونوں کو بوتلیں پلائیں۔ دونوں معصوم بچے خوشی سے چہک رہے تھے۔ بچی بڑی سمجھ دار تھی۔ اس نے جو باتیں مجھ سے کیں ان کو سن کر بار بار میری آنکھیں نم ہو جاتیں۔ کہنے لگی آج ہم نے پہلی بار موٹر سائیکل کی سواری کی ہے۔ ہمارے پاس ایک چھوٹا سا سائیکل تھا مگر تنگی آئی تو ہم نے بیچ دیا۔ پھر کہنے لگی جب ایک دفعہ ہم پر زیادہ تنگی آئی تو ہم توریاں ابال کر بغیر نمک مرچ لگائے کھایا کرتے تھے۔ بچی ذہین تھی۔ وہ اس سال اپنی کلاس میں اوّل آئی تھی۔ بڑے افسوس سے بتانے لگی کہ میرے بھائی کے پاس جوتی نہیں تھی۔ چند دن پہلے اسے جوتی خرید کر دی تو یہ باہر کھیلنے گیا اور کہیں گم کر آیا۔ اب یہ ننگے پاؤں سکول جاتا ہے۔ میں گرمی کی اس شدت اور تپتی ہوئی زمین کا تصور کر کے کانپ اٹھا۔

جب ہم اس گھر سے واپس ہوئے تو ہم دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ ان گھروں کا ذکر کر کے آبدیدہ ہو جاتے رہے۔ ساتھ ہی ساتھ دل میں انجانی خوشی کا ایک ایسا ناقابلِ بیان تصور طاری تھا کہ میں نے دل میں سوچا، آج سے پہلے کبھی ایسی عید منائی؟

دل نے نفی میں جواب دیا۔

اپنے پیارے امام کے لئے دل سے ہزاروں دعائیں نکلیں جنہوں نے عید منانے کا ایک انوکھا راستہ ہم کو سمجھا دیا۔

خوشیوں اور آنسوؤں کی عید کا۔

-●-

وقفِ عارضی میں حصہ لینا ہر احمدی کے لیے ضروری ہے

جماعت احمدیہ کا ہر فرد قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش کرے

(محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے وقفِ عارضی کی تحریک القاءِ ربانی سے جاری فرمائی ہے یہ تحریک جماعت میں تعلیم القرآن کی سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کی گئی ہے حضور رحمہ اللہ نے اس تحریک کو جاری کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے رضا کار چاہئیں جو اپنے اوقات میں سے ایک حصہ قرآن کریم پڑھانے کے لیے یا جہاں ترجمہ سکھانے کی ضرورت ہو وہاں قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لیے دیں تا یہ اہم کام جلدی اور خوش اسلوبی سے کیا جا سکے"۔

(الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں جماعت کے مرد اور عورتیں اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں اور لے رہے ہیں اس تحریک کا خلاصہ یہ ہے کہ وقف کرنے والا سال میں کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تعلیم قرآن مجید اور تربیت جماعت کے لیے وقف کرے اور حسب توفیق اپنے خرچ پر مرکز کی طرف سے مقرر کردہ جماعت میں جا کر کام کرے۔ خواتین کو اپنے شہر یا قصبہ یا گاؤں میں عورتوں اور بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔

اس بارہ میں حضور نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا۔ نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس کے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو"

(الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پس احباب جماعت کو چاہیے کہ تعلیم القرآن کے اس مبارک جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جن احباب نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا وہ جلد از جلد اپنے فارم پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دیں تا جن جماعتوں میں وقفِ عارضی کے وفود بھجوائے جاتے ہیں۔ ان میں ان وفود کی آمد کا تسلسل برابر قائم رہے۔ امراء صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم احباب جماعت کو بار بار مؤثر رنگ میں اس تحریک کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور مخلصین سے جو اس جہاد میں شریک ہونے کا شوق رکھتے ہیں فارم پُر کروا کر نظارتِ ہذا کو بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدِ شکور ـــــ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے ایک نہایت لطیف تصنیف "کتاب الشمائل" کے نام سے تالیف فرمائی۔ اس میں حضرت ابوہریرہؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ سے ایک روایت بیان کی ہے جن کے الفاظ قدرے مختلف ہیں لیکن مفہوم ایک ہی ہے۔ وہ روایت یہ ہے:

صلّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتّٰی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتتکلف ھذا وقد غفر اللہ لک ما تقدّم من ذنبک وما تاخّر قال افلا اکون عبداً شکوراً۔

(ترمذی کتاب الشمائل باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حد تک نماز میں قیام فرمایا کہ آپؐ کے دونوں پاؤں متورم ہوگئے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپؐ کی مغفرت فرمادی ہے۔ آپ سے تو گناہ سرزد ہی نہیں ہوتے۔ پھر آپ اتنی تکلیف اور مشقت کیوں فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: کیا میں پھر خدا کا بہت شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

شارحینِ حدیث نے اس کی شرح میں لکھا کہ آپ کی تہجد اور عبادت خدا کے شکر کے لئے تھے اس لئے آپ اسے کیسے چھوڑیں۔ یعنی یہ عبادت، یہ شب بیداری، یہ طولِ قیام شکرِ باری تھا۔ شکور مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنے ہیں بہت شکر گزار۔ اور خدا کے اس "عبد" نے خدا کا جیسے شکر ادا کیا اس کی قدرے تفصیل امام صاحب نے اسی باب میں بیان فرمائی۔

ایک روایت اس باب کی حضرت اسود بن یزید کی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا حضور کی رات کی تہجد کی کیفیت کیا تھی؟ حضرت عائشہؓ نے کیفیت دریافت کرنے والے سے فرمایا:

رات کے ابتدائی حصہ میں کچھ استراحت فرماتے۔ پھر تہجد کے لئے اٹھتے تو صبح تک تہجد پڑھتے۔ وتر آخر میں ادا فرماتے اور پھر کچھ دیر بستر پر لیٹتے اور اذان کے ساتھ ہی آپؐ مسجد میں تشریف لے جاتے۔

دوسری روایت حضرت ابن عباس کی ہے۔ وہ کہتے ہیں ایک رات میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے ہاں بسر کی جب ہم سب سوگئے تو آدھی رات کے قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرا اور سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات آپؐ نے تلاوت فرمائیں۔ پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے دو دو کر کے بارہ رکعات پڑھیں اور آخر میں تین وتر پڑھے۔ پھر اذان ہوئی۔ مؤذن اطلاع کے لئے آیا۔ آپؐ نے دو رکعت سنت ادا فرمائیں اور صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اس روایت میں آپ کا قیام لیل نصف رات کے قریب ہے۔ اور یہ مشقت مدنی زندگی کی ہے جب عمر مبارک تریپن سے متجاوز تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ کی اسی باب میں روایت ہے کہ حضور کبھی گیارہ رکعت سے زائد تہجد نہ پڑھتے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تہجد نماز کی کیفیت حضرت عائشہؓ اس طرح بیان فرماتی ہیں:

لا تسئل عن حسنھنّ وطولھنّ

کہ اس نماز کے حُسن اور طوالت کا مجھ سے مت پوچھ۔ یہ فقرہ انسان اس وقت کہتا ہے جب اس کی کیفیت کا بیان الفاظ میں ادا نہ کیا جاسکے۔

اس عبد شکور کے شکر کی ایک کیفیت مشہور صحابی حذیفہ بن یمان بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ایک رات مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریباً سات سیپارے اس روز تہجد میں پڑھے۔ (کتاب الشمائل باب ماجاء فی عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک اور صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی تو میں نے طولِ قیام کے سبب نماز توڑنے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن پھر ہمت کر کے کھڑا رہا۔ آپ کے ساتھ ایک اور آخری روایت اس "عبد شکور" کے شکر کی ام المومنین حضرت عائشہؓ کی زبانِ مبارک سے سن لیجئے۔ آپ فرماتی ہیں ایک بار تمام رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت اور وہ ایک دعا پر مشتمل ہے پڑھتے رہے اور وہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن مجید میں مذکور ہے۔

ان تعذّبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم

اے اللہ اگر تو ان کو عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمتوں والا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ یہ آیت پڑھتے اور بار بار فرماتے: اللّٰھم امّتی اللّٰھم امّتی۔ پروردگار میری امت پر رحم فرما۔ ان روایات سے عبد شکور کے شکر کی کیفیت اور حدیث میں مذکور اس تکلیف اور مشقت کا اندازہ ہو سکتا ہے جس کا اوپر روایت میں ذکر ہے۔ اس سے ایک بات واضح ہے اور وہ یہ کہ شکر کا تقاضا ہے عبادت میں تشغف۔ کہ خدا کا بندہ اُس کے آگے جھک جائے ورنہ وہ شاکر نہیں۔

شکر کا مفہوم

امام راغب شکر کے معنے اور مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں شکر کے معنے ہیں نعمت کا تصور اور اس کا اظہار اور اس کی نقیض ہے کفر یعنی ناشکری اور نعمت یعنی احسان کو بھول جانا۔ اور شکر کا مفہوم ہے احسان کرنے والے کے ذکر سے دل لبریز ہو جائے۔ شکر کی امام نے تین قسمیں بیان کی ہیں۔ ۱۔ احسان کا تصور۔ ۲۔ زبان سے شکر۔ ۳۔ احسان کرنے والوں کا شکر حتیٰ کہ تمام جوارح اس کا شکر ادا کریں۔ اور خدا کی صفت شکور کے معنے امام راغب نے یہ کئے ہیں کہ اپنے بندوں کی حفاظت اور ان کی عبادت کی جزا دینا۔

عبدِ شکور کا مفہوم

قرآن مجید نے انبیاء علیہم السلام کو عبد کہا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کو قرآن مجید میں "عبد شکور" کہا گیا ہے۔ حضرت داؤد کو عبد کہا (ص آیت ۱۰) حضرت ایوب کو عبد کہا (ص آیت ۴۲) حضرت ذکریا کو عبد کہا (مریم آیت ۳) حضرت عیسیٰ کو عبد کہا (مریم آیت ۳۲) حضرت لوط کو عبد کہا (التحریم آیت ۱۱)

عبد کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی خواہشات خدا کی خواہشات کے تابع ہو جائیں بلکہ اس کی اپنی کوئی خواہش نہ رہ جائے۔ یہ نکتہ امام بیضاوی نے ایاک نعبد کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ اور خدا کے سارے انبیاء بلکہ وہ صلحاء جو بلیٰ من اسلم وجھہ للہ کے مصداق ہوں اور اسلمتُ کا نعرہ بلند کریں وہ اس مفہوم میں شامل ہیں۔ خدا کی رضا کی چھری کے نیچے گردن اطاعت رکھ دے۔ یہ عبد کا مفہوم ہے۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو قرآن مجید میں عبد بھی کہا اور عبد شکور بھی کہا۔ (اسرائیل آیت ۴) مفسرین نے اس کی تشریح میں لکھا کہ نوح علیہ السلام کو عبد شکور اس لئے کہا کہ وہ

یشکر اللہ علی نعمہ ولا یری الخیر الا من عندہ

کہ وہ خدا کے احسانات پر اس کا شکر ادا کرتے اور ہر بھلائی کا مصدر اس خدا کو ہی سمجھتے۔ یہ تفسیر حضرت زید بن ثابت کی طرف منسوب کی گئی۔ قتادہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ وہ جب لباس پہنتے۔ بسم اللہ کہتے اور جب اتارتے الحمد للہ کہتے۔ سلمان فارسیؓ نے کہا کہ وہ کھانا کھانے کے بعد خدا کا شکر ادا کرتے۔ عمران بن سلیم نے کہا نوحؑ کو عبد شکور اس لئے کہا

اذ اکل قال الحمد للہ الذی اطعمنی ولو شاء لاجاعنی واذا شرب قال الحمد للہ الذی سقانی ولو شاء لاظمأنی واذا اکتسیٰ قال الحمد للہ الذی کسانی ولو شاء لاعرانی واذا احتذیٰ قال الحمد للہ الذی حذانی ولو شاء لاحفانی واذا قضیٰ حاجتہ قال الحمد للہ الذی اخرج عنّی الاذیٰ ولو شاء لحبسہ فیّ

(قرطبی الجزء العاشر ص ۲۱۳)

کہ حضرت نوحؑ جب کھانا کھاتے تو خدا کا شکر ادا کرتے۔ فرماتے خدا کا شکر ہے جس نے مجھے کھانا کھلایا وہ چاہتا تو مجھے بھوکا رکھتا۔ جب پانی پیتے تو خدا کا شکر ادا کرتے اور کہتے اگر چاہتا تو مجھے پیاسا رکھتا۔ کپڑا پہنتے تو کہتے شکر ہے خدا کا جس نے مجھے لباس پہنایا۔ اگر وہ چاہتا تو مجھے ننگے بدن رکھتا۔ جوتا پہنتے تو خدا کا شکر ادا کرتے کہ شکر ہے اس نے جوتا دیا۔ اگر چاہتا تو مجھے ننگے پاؤں رکھتا۔ قضائے حاجت کے بعد خدا کا شکر ادا کرتے کہ اس نے مجھ سے گند دور کیا۔ اگر چاہتا تو یہ میرے بدن میں رک جاتا۔

تفسیر مراغی میں انہیں عبد شکور کہنے کی وجہ یہ بیان کی طوفان سے بچ جانے پر انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔

لیکن احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شکر کی جو تفصیل ہے، خدا کی نعمتوں کی جو قدر دانی ہے اس کی نظیر کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتی۔ خدا کی طرف سے جو نعمت بھی آئے وہ ادنیٰ نہیں لیکن محبوب کبریا ہر نعمت پر جس طرح خدا کا شکر ادا کرتے نظر آتے ہیں وہ کہیں دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ آپؐ بارش کے قطرے پر بھی ہمیں خدا کا شکر کرتے نظر آتے ہیں۔ ابوداؤد کی حدیث ہے حضورؐ کے خادم اور مخلص صحابی حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں

کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بارش آئی تو حضورؐ باہر نکلے۔ اپنا کپڑا اٹھا کر جسم پر بارش کے قطرہ کو لیا۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے ایسا کیوں کیا۔ آپ نے فرمایا لانہ حدیث عہد بربہ۔ اس لئے کہ یہ میرے خدا کی تازہ نعمت ہے۔
(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المطر)

نیا کپڑا پہنتے تو

حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ حضور نیا کپڑا پہنتے تو دعا کرتے۔
اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے کپڑا اوڑھایا۔ یہ لباس ستر عورت کا بھی موجب ہوا اور جمال کا ذریعہ بھی۔ پھر آپ پرانا کپڑا صدقہ دے دیتے۔
(ترمذی باب الدعوات)
کہ یہ بھی شکر کا حصہ ہے کہ انسان مستعمل کپڑا کسی کو دے دے جس کو وہ بھی میسر نہیں۔

ایک تمثیل۔ ایک سبق

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خشک درخت کے پاس سے گذرے۔ آپؐ کے ہاتھ میں چھڑی تھی آپؐ نے اس کے پتوں پر ضرب لگائی تو پتے جھڑے اس پر آپ نے فرمایا الحمد للہ۔ سبحان اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر بندے کے گناہوں کو اس طرح گراتا ہے جیسے اس درخت کے پتے گرے۔
ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا۔ حضرت ابو ایوب انصاری راوی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ۔ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیئٍ قدیر۔ کا ورد کرے اس کا ثواب اس طرح ہے گویا اس نے بنو اسماعیل کے چار غلام آزاد کئے۔
(ترمذی ابواب الدعوات)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اگر مطالعہ کیا جائے تو اکثر جگہ الحمد للہ کا ورد اور لفظ آپ کو نظر آئیں گے۔
حج کا اہم رکن عرفہ ہے بلکہ احادیث میں آیا ہے الحج عرفہ۔ حج نام ہے عرفہ میں قیام کا اور اس جگہ کی دعا کو خاص اہمیت حاصل ہے حضرت علیؓ بن ابی طالب مروی ہیں کہ عرفہ کی شام حضورؐ کی اکثر دعا یہ ہوتی۔

اللّٰھم لک الحمد کالّذی
تقول او خیراً ممّا نقول

(ترمذی ابواب الدعوات)
اے اللہ تیرا شکر ہے جیسے تو نے فرمایا اور اس سے بہتر جو ہم کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر کما حقہٗ ادا کرنا تو اصل بات ہے۔ انسان کتنا شکر ادا کر سکتا ہے؟ خدا کی نعمتوں کا حقیقی شکر کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو ایک دعا سکھایا کرتے تھے جو صحابہؓ آگے دوسروں کو سکھاتے۔ شدّاد بن اوس راوی ہیں کہ حضورؐ یہ دعا سکھلاتے۔

اَسئلک شکر نعمتک

اے اللہ میرا سوال ہے کہ تیری نعمت کا شکر ادا کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتنی نعمتیں ہیں۔ دن میں ہم کتنی بار سانس لیتے ہیں جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ کیا ہر سانس پر ہمیں خدا کا شکر ادا نہیں کرنا چاہیئے؟

نامۂ اعمال میں شکر کا وزن

خدا کی حمد، اس کی تعریف، اس کے شکر کا نامۂ اعمال میں بہت وزن ہوگا۔ ابو مالک اشعری کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:۔

الحمد للہ یملأ المیزان

(ترمذی ابواب الدعوات)
کہ خدا کا شکر ترازو کے پلڑے کو بھاری کر دے گا۔ ہر بار جب ہم اس کی نعمتوں کو یاد کرتے ہیں اس کا تصور کرتے ہیں، زبان سے شکر ادا کرتے ہیں تو اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا وزن ڈالتے ہیں۔
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صبح و شام اگر کوئی سو بار سبحان اللہ، الحمد للہ کہتا ہے تو قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نیکی نہیں سوائے اس کے کہ کوئی اس سے زیادہ بار کہے۔
عمرو بن شعیب راوی ہیں کہ
جس نے صبح و شام سو بار الحمد للہ کہا اس نے گویا خدا کی راہ میں جہاد کے لئے سو گھوڑے مہیا کئے۔
(ترمذی ابواب الدعوات)
اس کو سمجھنے کے لئے آپ اس حدیث کو ذہن میں لائیے جس میں نماز کے انتظار کو سرحدوں پر گھوڑے باندھنے سے تشبیہ دی۔ تو الحمد للہ کا ورد خدا کا شکر شیطان کے مقابل اپنی چوکی کو مضبوط بنانا ہے۔

مسجد میں خاص طور پر

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
"جب تم جنت کے باغیچوں میں جاؤ تو وہاں اس کا پھل کھاؤ۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ جنت کے باغیچے کیا ہیں فرمایا مساجد۔ عرض کیا وہاں پھل چننا کیا ہے ارشاد ہوا۔ سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ کہنا۔" (ترمذی ابواب الدعوات)
اور اس میں کیا شک ہے مساجد میں جانا اور پھر ذکرِ الٰہی کی وہاں توفیق پانا یہ بھی خدا کا ایک احسان ہے جس پر اس کا شکر واجب ہے۔

سمندر کی جھاگ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جس نے سو بار سبحان اللہ العظیم اور اس کی تحمید سو بار کی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند کیوں نہ ہوں۔
(ترمذی ابواب الدعوات ما جاء فی فضل التسبیح والتکبیر والتہلیل والتحمید)

ہدایت پر خدا کا شکر

اگر انسان غور کرے تو خدا کا یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے ہدایت عطا فرمائی۔ اس نے اسلام سے وابستہ کیا۔ اس نے ہمیں مسیح پاک کو پہچاننے کی سعادت عطا فرمائی۔ اس پر خدا کا شکر واجب ہے۔ یہ اس کی کم نعمت نہیں۔ اس وقت غور کیجئے جب آپ کے اور خدا کے درمیان کوئی حائل نہ ہو تو نہاں خانۂ دل سے یہی تصور ابھرے گا۔ خدایا! تیرا یہ عظیم احسان ہے۔ ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے دیکھا لوگ مسجد میں بیٹھے ذکرِ خدا کر رہے ہیں۔ پوچھا۔ کس لئے بیٹھے ہو؟ جواب ملا:۔ جلسنا نذکر اللہ و نحمدہٗ لما ھدانا للاسلام و منّ علینا۔" کہ ہم بیٹھے خدا کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کا شکر ادا کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دیکر ہم پر احسان کیا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا ایک بار اسی طرح ہم لوگ بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ فرمایا کیا کر رہے ہو تو صحابہؓ نے یہی جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر اسی غرض سے بیٹھے ہو تو سنو جبرائیل آئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے ان اللہ یباھی بکم الملٰئکۃ۔ کہ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ کہ دیکھو میرے بندے ایسے بھی ہیں۔
(ترمذی ابواب الدعوات باب ما جاء فی القوم یجلسون فیذکرون اللہ مالھم من الفضل)

شکر کرنے والوں سے خدا راضی

حضرت ابوسعیدؓ خدری۔ ابوامامہؓ۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور کھانے سے فارغ ہوتے تو آپؐ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مشہور دعا الحمد للہ الذی اطعمنی..... الخ پڑھی۔ خشک روٹی سرکہ سے کھائی تو بھی اس کا شکر ادا کیا۔ اور فرمایا اللہ اس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے تو اس پر بھی خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ (شمائل ترمذی) خدا کے بندوں کے سوا دوسرے کب کھانے پینے پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ایک لقمہ بھی بعض دفعہ بلکہ اس کا ایک حصہ بھی موت کا موجب ہو سکتا ہے قبولیت دعا کا بھی یہ نسخہ ہے کہ دعا کرتے وقت خدا کا شکر ادا کرے۔ ترمذی کی حدیث ہے کہ جب انسان دعا میں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ۔ لہ الملک ولہ الحمد کہے اور پھر خدا سے مغفرت مانگے جو اس کی عظیم نعمت اور انسان کے لئے گوہرِ مقصود ہے تو خدا اس کی دعا قبول کرتا ہے۔

جاگتے وقت

ابوسلمہؓ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے اٹھتے تو دیر تک آپ یہ ورد کرتے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں رات کو اٹھتے تو یہ دعا کرتے:
اللّٰھم لک الحمد انت نور السّمٰوٰت والارض ولک الحمد انت قیام السّمٰوٰت
اے پروردگار تیرا شکر ہے۔ تو سزاوار حمد ہے۔ تو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ تو آسمانوں کے قیام کا موجب ہے۔
حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ تہجد کے وقت حضورؐ دعا فرماتے:۔
اللہ تیرا شکر ہے اتنا شکر جس سے زمین و آسمان اور ان کی درمیانی فضا بھر جائے اور اس سے بھی سوا۔
(ترمذی ابواب الدعوات)

بیٹی کو تحفہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیٹی فاطمہؓ سے جو پیار تھا اس کا ذکر احادیث میں کثرت سے آتا۔ وہ آتیں تو آگے بڑھ کر پیشانی پر بوسہ دیتے سفر پر جاتے تو سب سے آخر اُن سے ملتے۔ واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے عزیزوں میں سے انہیں ملتے۔ وہ ایک روز آئیں اور غلام کا مطالبہ کیا۔ عرض کیا ابا جان! چکی پیس پیس کر ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے۔ مشکیزہ اٹھا اٹھا کر کمر پر نشان ہو گئے۔ ارشاد ہوا جانِ پدر! خادم سے بہتر چیز تمہیں نہ بتاؤں۔ جب بستر پر جاؤ تو تینتیس تینتیس بار تحمید، تسبیح اور تکبیر کہہ لیا کرو۔ سچ ہے خدا کا شکر ہر حال میں واجب ہے۔ اگر نیکی عطاء ہے، تقویٰ عطاء ہے۔ خدا سے تعلق ہے تو شکر ہی شکر ہے کہ بسا اوقات نوکروں کی وجہ سے مسائل بھی تو پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بلند تو نہیں ہو جاتی اگر اسے نوکر میسر ہو جائے۔

بازار جاتے

بازار جاتے تو حضور لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ۔ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت کا ورد فرماتے اور فرماتے جو یہ دعا پڑھے گا اُس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور ایک لاکھ بدیاں مٹا دی جائیں گی کہ ہمارا خدا بہت دیالو ہے۔ اس کی رحمت کی کوئی حد و بست نہیں۔ اس کے خزانے نہ ختم ہونے والے ہیں۔ وہ رحیم و کریم آقا ہے۔
فرمایا جب مجلس سے اٹھو تو دعا کرو
سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک و اتوب الیک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دعا کرو گے تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ سفر سے آتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :۔ آئبون تائبون لربنا حامدون (ترمذی ابواب الدعوات باب ما یقول اذا رجع من السفر)

کہ گھر کو لوٹے توبہ کرتے ہوئے اُس کی حمد و شکر کے ترانے گاتے ہوئے۔ کیا پتہ سفر پر جائیں پھر گھر آنا نصیب نہ ہو۔ تو پروردگار تیرا شکر ہے گھر خیریت سے لوٹے۔

مبتلائے آلام کو دیکھا

دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو مبتلائے آلام ہیں کیسی کیسی بیماریاں لاحق ہیں کہ زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ حضور کسی کو مبتلائے آلام دیکھتے تو اپنے پروردگار کے حضور یوں کہتے سنائی دیتے ہیں :۔

الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا (ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء ما یقول اذا رأی مبتلی)

اللہ تیرا شکر ہے تُو نے مجھے اس سے عافیت میں رکھا جس میں اسے مبتلا کیا۔ اور مجھے بہت مخلوق پر فضیلت بخشی۔ فرمایا جو یہ دعا کرے گا اسے عافیت عطا کی جائے گی۔

امت کو سبق

اور عبد شکور نے امت کو سبق دیا من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ خدا کے شکر گزار ہو تو بندہ اگر احسان کرے تو اس کا بھی شکر ادا کرو ورنہ خدا کے شکر گزار نہ ہو گے (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الشکر من احسن الیک) نیز فرمایا اگر احسان پر جزاک اللہ کہہ دو تو یہ بہت بہتر شکریہ ادا کرنا ہے اور اگر خدا شکور کی قدردانی چاہتے ہو تو مخلوق کو ادنیٰ نیکی سے محروم نہ کرو کہ ممکن ہے راستہ سے کانٹا ہٹانے پر شکور خدا تمہیں مغفرت عطا فرمائے۔

کون کون سی دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کروں کہ جس میں خدا کے شکر اور اس کے احسانات کا ذکر ہے۔ فاقے بھی کاٹے۔ نرینہ اولاد بھی فوت ہوئی۔ میدانِ جنگ میں زخمی ہوئے۔ پیاروں کی لاشیں نظروں کے سامنے تھیں۔ لیکن کبھی ایک کلمہ شکر کے خلاف زبان پر نہیں آیا۔ عبد شکور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا شکر اور حمد کرتے ہی نظر آئے۔ وہ ہر حالت میں خدا کی رضا پر راضی نظر آتے ہیں۔ ایک بار سیدہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اُحد کے دن سے بھی کبھی سخت دن آپ پر آیا۔ تو آپؐ نے فرمایا عائشہ طائف کا دن۔ یہ وہ دن تھا جب طائف کے مکینوں نے میرے آقا کو لہولہان کر دیا۔ رحمتِ باری کو بستی میں ٹکنے نہ دیا۔ جس پر پھول برسانے چاہیئے تھے اس پر پتھر برسائے۔ اس وقت میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا درخت سے ٹیک لگا کر کی اس سے پتھر کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے لیکن اس وقت بھی آپ اپنے مولا کی رضا پر راضی ہیں کہ شکر کا تقاضا ہے۔ مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ آپؐ نے پروردگارِ عالم سے کہا:۔

اعوذ بنور وجهك الذی اشرقت له الظلمات وصلح علیه امر الدنیا والآخرة من ان تنزل بی غضبك او یحل علی سخطك لك العتبیٰ حتی ترضی ولا حول ولا قوة الا بك (ابن ہشام جلد اوّل جز دوم صفحہ ۲۸۶)

پروردگار تیرے چہرہ کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں اور دنیا اور آخرت کے معاملات سدھر جاتے ہیں کہ مجھ پر تیری ناراضگی نازل ہو۔ اللہ مجھے تیری رضا مطلوب ہے۔ اگر وہ حاصل ہو گئی تو سب کچھ مل گیا۔ تیرے سوا کسی کو کوئی طاقت ہے۔

یہ ہیں عبد شکور۔ یہ ہیں مسیح پاک کے سرتاج مرسلین۔ طیب و امین۔ خاتم النبیینؐ خدا کی تا ابد بے شمار رحمتیں ہوں اس عبدِ شکور پر۔ اللھم صل علیه وسلم وبارك بعدد همه وغمه لهذه الامة واجعل علیه انوار رحمتك الی الابد۔

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

چوہدری فیض احمد صاحب اسلم مرحوم

چوہدری فیض احمد صاحب اسلم مرحوم ۱۹۷۲ء میں بطور سپیشل جج انٹی کرپشن بہاولپور میں تعینات ہوئے آپ میں یہ بات نمایاں تھی کہ بنی نوع انسان کے کسی فرد کو نہ زبان سے نہ ہاتھ اور نہ ہی کسی اور طرح سے تکلیف پہنچے۔ آپؒ اپنے دفتر میں وقتاً فوقتاً آٹھ ملازم بھرتی کیے سوائے خاکسار کے سب ہی غیر احمدی تھے مگر مجھ سے بڑھ کر ان کے ساتھ آپ کا سلوک رہا آپ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۶ء تک بہاولپور میں رہے اس عرصہ میں کسی کی زبان سے بھی آپ کے خلاف شکوہ نہ سُنا۔ سب لوگ خوش تھے تبادلہ کا سُن کر لوگ بڑے پریشان ہوئے کیونکہ آپ صرف انصاف پسند ہی نہیں تھے شفقت اور درگزر کرنے والے بھی تھے آج تک لوگ یاد کرتے ہیں۔ ہم ملازم تو گھریلو خاندان کی طرح زندگی گزارتے تھے حادثہ کی خبر سن کر چاروں طرف سے دکھ اور غم کی آوازیں سنائی دیں۔

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے عاشقِ صادق تھے احمدیت کے ساتھ آپ کی محبت کی کیفیت جنون کی سی تھی۔ بہت بے باک اور دلیر تھے جب ہم لوگ پہلی دفعہ بہاولنگر دَورے پر گئے تو مجھے فرمایا کہ یہاں پر جتنے احمدی وکیل ہیں ان سب کو میرے پاس بُلا لاؤ میں انہیں عدالت میں بلا لایا تو اپنا احمدیت کا تعارف خود کرایا اور خوش ہوئے۔ اسی طرح ہر جگہ احمدیت کا پرچار کرنا اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے تھے آپ جہاں بھی دورہ پر جاتے احمدی دوستوں سے خود رابطہ قائم کرتے بہت بڑا افسر ہونے کے باوجود آپ بالکل سادہ مزاج تھے اتنے سادہ کہ لوگ دیکھ کر حیران ہوتے۔ میں نے کئی لوگوں کی زبان سے سُنا کہ یہ تو فرشتہ ہے انسان نہیں اتنے بارعب تھے کہ باوجود شفیق ہونے کے پھر عدالت میں محاورہ ہے کہ چڑیا بھی نہ چونکتی تھی بہاولپور میں آپکے آنے سے پہلے نماز عید امیر صاحب کے مکان پر ہوتی تھی مگر آپ نے فرمایا آپ لوگ میری کوٹھی کے باہر پلاٹ میں عید کی نماز پڑھیں کئی بار ایسا ہوا کہ کوٹھی پر کاریں ہی کاریں کھڑی ہیں اور احباب کی گہما گہمی ہے اس سے آپ بڑے خوش ہوتے۔

آپ جب تک بہاولپور رہے آپ کے مکان پر نماز تراویح اور نماز باجماعت کا سنٹر قائم رہا لوگوں کی خدمت کرنے کا جذبہ اتنا تھا کہ ساری زندگی خدمتِ خلق میں کوشاں رہے جماعتی کاموں میں خوب حصہ لیتے کئی بار وقارِ عمل میں شامل ہوئے۔ میں نے کوئی ایسا غیر از جماعت دوست نہیں دیکھا جو آپ کو دیکھ کر احمدیت کا ذکر نہ کرتا ہو آپ احمدیت کے لیے تن من دھن قربان کرنے والے تھے۔

خدمتِ خلق کے سلسلہ میں آپ کبھی یہ نہ دیکھتے کہ فلاں مخالف ہے بلکہ مخالف سے مخالف کا کام کر کے خدا تعالیٰ کو خوش کرتے۔ آپ کے اس جذبۂ خدمت کو خدا تعالیٰ نے قبول کیا اور اپنی رحمت سے کہا تم میرے بندوں کو خوش کرتے اور ان کی خدمت کرتے تھے آؤ میں تجھے شہادت کا درجہ عطا کر کے اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دیتا ہوں۔

دوست دعا کریں کہ اللہ آپ پر کروٹ کروٹ رحمتیں نازل فرمائے۔ آپ کی بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(داؤد احمد صابر بہاولپور شہر)

میری رفیقۂ حیات مرحومہ

خاکسار کی رفیقۂ حیات مکرمہ نور بیگم صاحبہ ۳۰ مئی ۱۹۸۳ء کو بوقت سوا ایک بجے بعد دوپہر حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مولیٰ کریم سے جا ملیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کی ولادت ۱۵ جولائی سلانہ کی ہے اور وفات ۳۰ مئی ۱۹۸۳ء کی۔ اس حساب سے ۷۲ سال کی عمر پائی۔ شادی ۳ اگست ۲۵ء کو ہوئی۔ اس طرح میرے ساتھ انکی رفاقت ۵۸ سال کے لگ بھگ ہے۔ مرحومہ مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل آف مونگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کی دختر تھیں۔ شادی کے وقت خاکسار مڈل سکول دوسیل تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک میں تھرڈ ماسٹر تھا اس وقت میری عمر ۲۲ سال تھی۔ خاکسار کو مرحومہ سے کبھی کسی بات پر بھی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔

مرحومہ نماز روزہ کی پابند تھیں تلاوت قرآن کریم کا بڑی پابندی سے خیال رکھتیں سلسلہ کی خدمت کے لیے ہر وقت پیش پیش رہتیں اپنے بچوں۔ پوتوں نواسوں کے علاوہ گاؤں کی بہت سی لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھایا سلائی کڑھائی کشیدہ کاری کپڑوں کی کٹائی اور سوزن کاری — غرضیکہ ہر کام ان کو سکھایا اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھا۔ رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں کے ساتھ بڑا اچھا برتاؤ کیا۔

ان کی آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے ہمیں اگست ۱۹۸۰ء میں ربوہ آنا پڑا بال اور پھر بینائی

(باقی صفحہ ۷ پر)

الداعی الی اللہ کا بہترین حربہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہ جو عرب بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرہ گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے دنیا میں ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"

(برکات الدعاؑ)

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- پیغام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔

ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔ اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے.....

... سو تم اے عزیزو ان باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔

..... اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۲۴-۲۲۵)

بدظنی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شے بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض ایسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے..... یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۶)

اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

تم دیکھ کر بھی بدکو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہاں سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک
خود سر پہ اپنے لے لیا خشم خدائے پاک

پس ہماری ہر وقت یہ دعا اور یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہمارا مولیٰ ہمیں تکبر اور بدظنی سے بچائے۔ ہمیں ہر بری عادت کو ترک کرنے اور اچھی عادت اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

اے میرے پیارو اور میرے آقا کے مقدس درخت وجود کی سرسبز شاخو! میرا رب تمہیں ہمیشہ سرسبز اور شاداب رکھے تمہاری مشکلات دور فرمائے۔ تمہیں اپنی رضا، اپنے پیار اور اپنی رحمت سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

(بحوالہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ جولائی ۱۹۸۳ء صفحہ ۶ تا ۸)

"یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

اعلان دارالقضاء

مکرم طاہر وہاب، نادیہ سلام اور فیصل سلام ۲۷۷ ڈی سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم عبدالسلام صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعات ۱/۲، ۲/۱۱، ۱۹/۱۰ الاٹ ہیں استدعا ہے کہ یہ پلاٹس بحصص شرعی ہم میں تقسیم کر کے منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بازیافتہ سائیکل

دفتر صدر عمومی کو دو ماہ سے دو گمشدہ سائیکل ملے ہیں۔ ان کے مالک ابھی تک لینے نہیں آئے۔ جس کسی کے سائیکل ہوں۔ وہ اپنی نشانی بتلا کر لے جا سکتا ہے۔ چند روز انتظار کے بعد اس کی نیلامی کر دی جاوے گی۔

(صدر عمومی و کل انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

• عزیزم لطف الرحمٰن پسر چوہدری مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نصرت آباد فارم تھرپارکر سندھ بعمر ۱۵ سال جو کہ ششم کلاس میں زیر تعلیم تھا گزشتہ دنوں بعارضہ ٹائیفائڈ چند روز بیمار رہ کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید سندھ)

• ۲۵ جون کو نو بجے دن خاکسار کا بچہ بنام وودود احمد بعمر چار سال اچانک قلیل ترین عرصہ میں بیمار ہو کر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہی ایک بچہ تھا۔ احباب دعا کریں کہ اس عاجز کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ جو خادم دین ہو۔ ثم آمین۔

(بشیر احمد قیام پور)

محترم قائدین رپورٹ ہفتہ وصولی وقف جدید دفتر اطفال جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

(بقیہ اذکروا موتاکم)

میں کمی کی شکایت تھی۔ یہاں ربوہ میں اپنے بھائی محمد سعید کلیم بیت القمر کے ہاں مقیم تھیں میں بھی ان کے ساتھ ہی گولیکی سے یہاں آ گیا تھا یہاں پر کافی علاج کرایا پھر آنکھوں کا آپریشن بھی کرایا۔ غلطی یہ ہوئی کہ دونوں آنکھوں کا آپریشن کرا دیا جو کامیاب نہ ہوا۔ نتیجۃً دونوں آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ یہ صدمہ آخر بوجھ بنتے بنتے جان لیوا ثابت ہوا۔

مرحومہ نے دو لڑکے پیر افتخار احمد تاج بی اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ڈھوک کاسب ضلع گجرات اور پیر امتیاز احمد شوکت انٹرکرافٹ انجینئر پی آئی اے کراچی اور دو لڑکیاں اختر بیگم اور مبارکہ بیگم نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں اور دس نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آمین۔

(پیر محمد اکبر مسقر اطبیت القمر دارالعلوم غربی ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے ننھے مجاہدین ۔ مجاہدات

پندرہ سال سے کم عمر جو طفل / ناصرہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعائیں حاصل کرنے کیلئے "وقفِ جدید دفتر اطفال" میں یکصد روپیہ یا زیادہ کا وعدہ لکھواتی ہے اسے ننھا مجاہد / مجاہدہ کا نام دیا جاتا ہے اور ان کا نام مع ولدیت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کیا جاتا ہے ۔ ۹ جولائی تک وصول ہونیوالے چند ننھے مجاہدین کے نام بغرض دعا حضور پُر نور کی خدمت میں پیش ہوئے ۔ حضور نے بچوں اور ان کے والدین کیلئے دعا کی اور اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا

" جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ "

۹ جولائی تک حضور کی خدمت میں جن ننھے مجاہدین کے نام پیش کئے انکی تعداد ۹۹ تھی ۔ اس پر حضور پر نور نے ارشاد فرمایا ۔

" یہ تعداد ۹۹ سے ۱۰۰ کرنے کیلئے میری دوسری بیٹی یاسمین رحمٰن کا نام بھی لکھ لیں "

(۱۰۰ روپے ارسال ہیں)

سیالکوٹ :- ۱ ۔ محمد لقمان صاحب ابن صوبیدار سلیمان احمد صاحب موسیٰ والا
۲ ۔ عامر رضوان " " چوہدری مظفر احمد صاحب چک سدیو مراکیوال

فیصل آباد :- ۱ ۔ انعام الرحمان رحمت " مکرم شیخ نعمت الرحمٰن " نائب قائد ضلع
۲ ۔ فرید احمد صاحب " " چوہدری عبداللطیف صاحب غلام محمد آباد
۳ ۔ عدنان ودود " " " رانا رشید احمد " طارق آباد
۴ ۔ عمران بشیر " " " بشیر احمد " ٹبالہ کالونی
۵ ۔ رضوان احمد " " " میاں عبدالسمیع " فیکٹری ایریا
۶ ۔ انس احمد " " " محمد اسلم بٹ صاحب حلقہ مسجد فضل
۷ ۔ شہزاد نور " " " ڈاکٹر دلدار احمد " ٹبالہ کالونی
۸ ۔ ناصر الدین " " " چوہدری شریف احمد " " "
۹ ۔ بلال احمد " " " " مظفر احمد " " "

اسلام آباد :- ۱ ۔ گلزار احمد " " " شہزاد احمد صاحب ہوتی
سیٹلائٹ ٹاؤن شرقی

ربوہ :- ۱ ۔ مبشر احمد ضیاء " " " رفیع احمد صاحب بشارت دارالعلوم جنوبی

ضلع بہاولپور :- ۱ ۔ عزیزم راشد مقصود صاحب ابن مکرم مقصود احمد صاحب } ۱۰۰ روپے
۲ ۔ عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت " " " " "
۳ ۔ عزیزم فضل احمد صاحب ابن " غلام رسول "
۴ ۔ " عبدالاحد " " " عبدالعزیز "
۵ ۔ " محمد عمر ناصر " " " محمد حنیف " ایڈووکیٹ
۶ ۔ نثار احمد، مظفر احمد، محمد یوسف پسران بشیر احمد صاحب
۷ ۔ عزیزم عمیر احمد صاحب ابن مکرم میجر اعجاز احمد صاحب تنویر
۸ ۔ " عثمان احمد " " " " " " "
۹ ۔ " کاشف بشیر " " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۰ ۔ عزیزہ عائشہ بشیر " بنت " " " "
۱۱ ۔ " معاویہ بشیر " " " " "
۱۲ ۔ عزیزم خورشید احمد صاحب ابن مکرم نذیر حسین نعیم صاحب
۱۳ ۔ " بشیر احمد " " " " "
۱۴ ۔ بچگان مکرم چوہدری محمد نواز صاحب باجوہ

(سیکرٹری وقف جدید اطفال احمدیہ مرکزیہ)

ربوہ میں مکان بنانے یا زمین خریدنے والے متوجہ ہوں :

بہت سے احباب ربوہ یا اس کے مضافات میں مکان بنانے کے خواہشمند ہیں بعض بنا بنایا مکان اور بعض خالی قطعہ زمین خریدنا چاہتے ہیں ۔ ایسے احباب کے لئے دفتر کمیٹی آبادی ربوہ نے مدد ۔ مشورہ اور معلومات مہیا کرنے کا انتظام جاری کیا ہے ۔ لہٰذا ایسے تمام احباب اپنی ضرورت سے دفتر کمیٹی آبادی ربوہ کو مطلع کریں اور اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں ۔ امید ہے اس طرح احباب کو جو غیر معمولی قیمتیں ادا کرنی پڑتی ہیں اور دوسرے مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ !

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

احباب اپنے تاثرات بھجوائیں

امسال احباب جماعت احمدیہ نے عید الفطر ایک نئے جذبے سے منائی ۔ جو احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اس روز غرباء کے گھروں میں گئے اور ان کے ساتھ میل ملاقات کے ذریعہ عید الفطر منائی وہ اپنے تاثرات جلد تر الفضل کو ارسال کریں تا کہ روحانی لطف و مسرت حاصل کرنے کے ایک نئے تجربہ میں جملہ قارئین کو شریک کیا جا سکے ۔ (ادارہ)

ربوہ کی اضافی بستیوں کے مکین متوجہ ہوں !

" ربوہ کی اصل آبادی کے مکانوں اور پلاٹوں کا مکمل ریکارڈ موجود ہے مگر ربوہ کی اضافی بستیوں میں جن دوستوں نے مکان بنائے ہیں یا پلاٹ خریدے ہیں ان کا کوئی ریکارڈ نہیں ۔ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ ان کا بھی مکمل ریکارڈ ہونا چاہیئے ۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب نے ربوہ کے ساتھ اضافی بستیوں میں مکان بنائے ہیں یا پلاٹ خرید سے ہوئے ہیں وہ اپنے کوائف سے فوری اطلاع دیں جس آبادی میں مکان یا پلاٹ ہو وہ بھی لکھیں ۔

محلہ دارالعلوم اس اعلان میں شامل نہ سمجھا جائے کیونکہ اس کا ریکارڈ ہے لیکن جن احباب نے چھنیاں میں زمین خریدی ہوئی ہے یا مکان بنائے ہیں وہ بھی اطلاع دیں ۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

مکرم غلام محمد صاحب خادم مسجد فضل فیصل آباد کا ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے ۔ کافی تکلیف ہے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔

(فضل کریم ۶/۵ کریم میڈیکل ہال ۔ فیصل آباد)

ربوہ میں

چند باموقع پلاٹس اور دو باموقع مارکیٹیں قابلِ فروخت موجود ہیں ۔ نیز ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لاویں ۔

ہر قسم کی تعمیر ماہرین کی زیر نگرانی کروائیں نیز جدید قسم کے نقشہ جات بنوانے اور پاس کروانے کا معقول انتظام موجود ہے

آپ کا اپنا قابلِ اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلر ربوہ ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ فون ۵۲۱ ۴۳۱

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵ ۔ ۶ ۔ ۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸